بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۳ر — مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کامد دستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین — قادیان میں عہ

قیمت از طلبا و غربا وغیر مذاہب عا — گورنمنٹ معہ ۲۰

جلد (۶) — مورخہ ۱۷ شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیت والسلام مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء — نمبر (۳۹)

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ر — از فیقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق اور فجور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںھ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن	جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست	منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیا راست
یک قسم دوری از ان راہ جناب	نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عـ ۷ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صـ
معاونین درجہ دوم جن کو عـ ۳ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۳ر
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کر لینا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ میاں معراج الدین کے نام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

چند سوال اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خلع بنون سے میرے ایک دوست نے چند سوالات تحریر کر کے بھیجے ہیں ان کے جوابات آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کو درج اخبار فرما کر ممنون فرمادیں گے۔

سوال نمبر ۱۔ قلنا یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ الخ درخت ممنوع کون تھا۔ بمحاورہ عرب شجر کے جو معنے کریں۔ مثال دین نیز کتاب اللہ سے۔

جواب نمبر ۱۔ بعض لوگون کا یہ خیال ہو کہ یہ گفتگو حضرت باری جل شانہ اور حضرت آدم کے درمیان بطور سوال و جواب کے واقع ہوئی ہے مگر یہ خیال صحیح نہین ہے اس قصہ مین انسان کی فطرت اور حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اس کے بیان سے یہ غرض ہو سکتی ہے تا انسان کو اپنے خواص اور کمالات کا جو خداوند کریم نے اس کے وجود مین ودیعت کئے ہین علم حاصل ہو البتہ سوال و جواب کے پیرایہ مین خواص و فطرت انسانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آدم پر ایک وقت ہوتا ہے جبکہ وہ تکالیف اور احکام شرعی سے بالکل سبکدوش اور بری الذمہ ہوتا ہے اور یہ وہ وقت ہوتا ہے جبکہ آدم یا انسان لا یعقل اور نابالغ ہوتا ہے کیونکہ اگر اس مین تمیز اور عقل ہوتا تو اوسی وقت بھی اس کو احکام اور شرعی قوانین کا پابند ٹھہرایا جاتا۔ خدا کے پاک اور لاتبدیل اور محکم کلام سے امر زیر بحث کی تائید مین دوسرے موقعہ سے شہادت ملتی ہے۔ فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سوا تھما وطفقا یخصفن علیھما من ورق الجنۃ پارہ ۸/۹ جونہی اونہون نے درخت کو چکھا (پھل کو) تو دونو پر ان کی برہنگی ظاہر ہو گئی اور درخت کے پتون سے اپنے آپ کو ڈھانکنے لگے یہ وہ حصہ انسان کی زندگی کا ہے جبکہ اس کو رشد ہوتا ہے اور عقل و تمیز کے درخت کا پھل کھا کر مکلف اور اپنے تمام افعال و اقوال و حرکات کا ذمہ وار ہوتا ہے زندگی کے ضروری سامان کے لئے محنت کرتا ہے اور نیک و بد کو خود سمجھتا ہے اپنی بدی سے واقف ہوتا اور اس کو چھپاتا ہے یہ فطرت انسانی خدا تعالیٰ نے باغ کے استعارہ مین بیان کی ہے اس لئے تمام فطرت کو بلوغ ہی کے استعارہ مین بیان فرمایا ہے یعنی رشد و تمیز کے پہونچنے کو۔ درخت معرفت خیر و شر کے پھل کھانے سے۔ اور انسان کا اپنی بدیون کے چھپانے کو۔ درخت کے پتون سے ڈھانکنے سے تعبیر کیا ہے تورات مین بھی یہ قصہ نہایت عمدگی و لطافت سے بیان کیا گیا ہے اوسین جنت سے ایک باغ کا دنیا مین آدم کے لئے لگانا اور اس مین دو درختون کا ہونا جن کے کھانے سے آدم کو منع کیا تھا ایک درخت علم خیر و شر اور دوسرا درخت حیات۔ بیان ہوا ہے شجر ممنوعہ کے پاس جانا اور اس کا پھل کھانا۔ اس کی فطرت کی اس حالت کا بیان ہے جبکہ وہ اوامر و نواہی کا مکلف ہوا اور ہبوط سے اس کی فطرت کی اس حالت کا تبدیل ہونا مراد ہے جبکہ وہ غیر مکلف سے مکلف ہوا۔ ہبوط کا لفظ کا استعمال صرف انتقال مکان ہی کے لئے وضع نہین کیا گیا ہے آیت محمولہ بالا سے کھلے طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ جونہی اونہون نے درخت کا ذائقہ چکھا تو گویا ان کی آنکھین کھل گئین اور انہین اپنی حالت کا علم ہو گیا۔ پہلے انسان بے عقل اور بے تمیز ہوتا ہے نہ اس کو کوئی فکر لاحق ہوتی ہے اور نہ کسی حکم شرعی کے نیچے ہوتا ہے لیکن جب حضرت عقل اس کو اپنا مزہ چکھاتا ہے۔ تو وہ انواع و اقسام کے نیچے دب جاتا ہے اور کئی قسم کے غموم اور ہموم اس کے گرد ایک دیوار بنا دیتے ہین اور تفکرات کا طوفان اس کے سر پر امنڈا چلا آتا ہے اسی واسطے خداوند کریم نے فرمایا۔ ولا تقربو ھذا الشجرۃ فتکونا من الظالمین۔ اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ تکلیفون اور مصیبتون مین پھنس جاؤ گے۔ احکام الٰہی دو اقسام کے ہوتے ہین ایک احکام کونی دوسرے احکام شرعی۔ احکام کونی کی پابندی ہر حالت اور ہر وقت مین ضروری ہے اور لا عقل باعقل ہر بلا تفاوت موثر ہین۔ مثلاً اگر بچہ آگ مین اپنا ہاتھ ڈالدے تو اس کے ہاتھ کو وہی صدمہ پہونچیگا۔ جو ایک فلاسفر کے ہاتھ کو آگ مین ڈالنے کیوقت پہونچیگا۔ بخلاف احکام شرعی کے کہ ان کی پابندی عقل و تمیز سے وابستہ ہے گویا اس جگہ مقصود اس بات کو سمجھانے کا ہے کہ قوانین کونی کی نگہداشت بہر حال ضروری ہے اور ان کی خلاف ورزی سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے جب انسان بالغ اور عقل والا ہو جاتا ہے تو اس وقت شیطان بھی آموجود ہوتا ہے یعنی قوائے شہوانی و عصبی وغیرہ اپنے زور مین ہو جاتی ہین اور قسم قسم کی بھلاوٹین اور خواہشین پیدا ہو جاتی ہین۔ اسی واسطے آیت ہذا کو ساتھ رکھدیا۔ فازلھم الشیطن عنھا اس وقت شیطان نے انکو بہلا دیا۔ باقی رہا سوال کا یہ جزو۔ کہ شجرہ کے معنے از روئے لغت کیا ہین تو اس کے کئی معنے ہین شجر بمعنی درخت جیسے کہ والنجم والشجر یسجدان۔ اور شجرہ بمعنی تنازعہ جیسے کہ فیما شجر بینھم۔ لیکن آیت زیر بحث مین لفظ شجرہ کا استعمال استعارہ کے رنگ مین کیا گیا ہے اور استعارہ و تشبیہ فصاحت و بلاغت کی جان ہے اور اس صنعت کا استعمال کثرت سے خدا کے پاک کلام قرآن مجید مین پایا جاتا ہے مثلاً فی قلوبھم مرض۔ اس مرض سے مراد دق سل وغیرہ نہین ہے بلکہ نفاق مراد ہے لیکن از روئے لغت مرض کا معنی نفاق نہین ہے۔ اور ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم کفار کے دلون اور کانون پر کوئی مُہر نہین دکھائی دیتی ہے مراد اس سے یہ لیجاتی ہے کہ اپنی اون استعدادون سے کام نہین لیتے اور ان کے صحیح استعمال مین قاصر رہتے ہین یہ تمام استعارات ہین جب لفظ شجرہ کا معنی تنازعہ یا جھگڑا اختیار کرین۔ تو اس طور سے یہی آیت کا معنی ہو سکتا ہے۔ کہ جھگڑے والے کے قریب نہ جانا۔

سوال نمبر ۲۔ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔ قبل موتہ سے کس کی مراد ہے۔

جواب نمبر ۲۔ قبل موتہ مین بہ کی ضمیر حضرت مسیحؑ کی طرف راجع ہے یعنے جب تک اہل کتاب حضرت عیسیٰ کی موت کو نہ مان لین گے۔ اس وقت تک نہ اس کے قتل کے متعلق شک مین پڑے رہین گے اور وہ کہتے رہین گے کہ ہم یقین کے بنا پر نہین کہہ سکتے ہین کہ فی الواقعہ حضرت عیسیٰ قتل ہو گیا تھا۔ چنانچہ نصارا کے بڑے بڑے علماء اس بارہ مین شک مین ہین اور وہ خود تعجب کرتے ہین کہ حضرت مسیحؑ میعاد تین گھنٹہ کے اندر اندر بذریعہ صلیب کس طرح مر گیا۔ حضرت مسیح کی موت کے متعلق اسی زمانہ مین بہت سے شبہے پیدا ہو گئے تھے۔ پلاطوس نے جب اوس سے دفن کی اجازت مانگنے لگے تو متعجب ہو کر شبہ کیا اور اپنے صوبہ دار سے جو صلیب کے اہتمام پر مقرر تھا پوچھا کہ کیا وہ ایسا جلد مر گیا۔ دیکھو انجیل مرقس باب ۱۵/۴۴ و ۴۵ بعد مین عیسائیون کو خود یہ بات کھٹکی تھی۔ کہ ایسے جلدی مرجانا بالکل خلاف عادت تھا۔ صلیب پر آدمی چار چار روز تک نہین مرتے اس لئے انہون نے حضرت عیسے کی جلدی مرجانے کو بھی ایک معجزہ قرار دیا اور جی اٹھنے کو بھی ایک معجزہ قرار دیا کئی مثالین اس قسم کی معلوم ہوئی ہین کہ اشخاص مصلوب کو موقعہ سے اتار کر [illegible] دوا [illegible] سے [illegible] کیا اور وہ زندہ رہ [illegible] چنانچہ ہیروڈطس مورخ رومی اپنی تاریخ کی کتاب باب ۷/۱۹۴ مین لکھتا ہے۔ کہ سندکیس جو کہ صوبہ ایولیس کے شہر کی مین حاکم تھا اور بادشاہی قاضیون مین سے ایک قاضی تھا۔ تو اوس کو دارا بادشاہ نے بجرم رشوت ستانی مصلوب کرنیکا

حکم دیا گیا تھا مگر در آنحالیکہ وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا ۔ دارا کو خیال آیا ۔ کہ سندکیس کی عمدہ خدمتین بہ نسبت اس کے جرم کے زیادہ ہین اور کہا کہ مین نے جلدی مین حکم دے دیا اور اسی وقت حکم دیا ۔ کہ اس کو صلیب پر سے اتار کے رہا کردو ۔ پس سندکیس اس طرح دارا کے ہاتھ سے موت سے بچ رہا اور یوسیفس یہودی مورخ جو پہلی صدی عیسوی مین تھا اپنی سوانح عمری کے دفعہ ۷۵ مین لکھتا ہے کہ مجھے بادشاہ طیطوس قیصر نے ہزار سوار دیکر و سرلوس کے ساتھ موضع تقنواہ کے دیکھنے کو بھیجا کہ وہ جگہ فوج کے قیام کے لئے مناسب ہے ، یا نہین جب مین وہان سے لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ بہت سے قیدی مصلوب ہو گئے ہین اور ان مین سے تین آدمی میرے پہلے ملاقاتی نکلے اس بات سے مین بہت رنجیدہ ہوا اور آبدیدہ ہو کر بادشاہ کے پاس جا کر عرض کی ۔ بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ وہ مصلوب اتار لئے جاوین اور ان کا معالجہ کیا جاوے تاکہ وہ بچ جاوین ان مین سے دو آدمی طبیبون کے زیر معالجہ مر گئے ۔ مگر تیسرا شخص بچ رہا اور یہ بات کہ صلیب پر تین یا چار دن تک لوگ زندہ رہے اور نہ مرتے تھے ۔ پطرونیوس طیطوس کی شہادت سے کتاب سطری کان ۱۱۱ وغیرہ مین جو پہلی صدی عیسوی مین نصیرو جو شہنشاہ روم کا دوست تھا اور نیز شیخ آرجبوس کی شہادت سے تفسیر انجیل متی مطبوعہ کوسیگارٹن صفحہ ۶۳ وغیرہ جو تیسری صدی عیسوی مین مذہب عیسوی کا مستند اور معتمد بزرگ گزرا ہے ثابت ہے دیکھو ارنسط رتیان کا تذکرہ مسیح صفحہ ۲۹ ۔ اور تاریخ کلیسیا مین بھی اسی قسم کے واقعات قلمبند کئے گئے ہین ۔

سوال نمبر ۳ ۔ لفظ انزل جو اکثر مقامات پر آیا ہے اور جس کے معنی اُتارنا ہے چنانچہ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ۔ وانزلنا الحدید ۔ انزلنا علیکم لباساً وغیرہ وغیرہ بانشریح تحریر فرماوین کہ کیا مطلب ہے ۔

جواب ۔ لغت کی کتابون مین اس لفظ کے کئی معنے آئے ہین ۔ قرینہ اور کلام کی تقدیر کے موافق ہر ایک جگہ جدا معنے کئے جاوین گے ۔ جبتک آپ خاص موقعہ تحریر نہ فرماوین ۔ اس وقت میرے نزدیک یہی جواب ہو سکتا ہے

سوال نمبر ۴ ۔ وعرضوا علی ربک صفاً لقد جئتمونا کما خلقناکم ۔ یہان سب روبروح جلشانہ نہین ہو گئے یا ہوتے ہین ۔ کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ہر دو آیات مین تطبیق نہین ۔

جواب نمبر ۴ ۔ آیات بالا مین کوئی اختلاف نہین ہے آیت دوم کا مطلب صرف یہ ہے کہ کفار لذت وصل سے محروم ہون گے کفار تو اس وقت بھی خدا کے سامنے ہین مگر باوجود اس کے وہ خدا کی رحمت سے محجوب ہین ۔ محجوب ہونا پیش ہونے کی منافی نہین ہے ۔

سوال نمبر ۵ ۔ فاما الذین شقوا ففی النار خالدین فیہا ما دامت السموٰت والارض الخ سے واضح ہوتا ہے ۔ کہ بعد سزا بھگتنے کے نجات پا جائینگے ۔ کیونکہ بالمقابل مومنون کے حق مین آیا ہے ۔ عطاءً غیر مجذوذ ۔ جس کا خاتمہ نہین لیکن آیتہ ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ۔ کیونکہ مطابقت نہین ۔ جبکہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا محال ہے اسی طرح کفار کا داخل جنت ہونا محال ہے لیکن پہلی آیات امید نجات دلاتی ہین ۔

جواب نمبر ۵ ۔ دونون آیات کے درمیان کوئی اختلاف نہین ہے بے شک کافر کبھی داخل جنت نہ ہوگا اور اونٹ اور سوئی کے ناکے کی مثال بالکل درست ہے ۔ مطلب صرف یہ ہے ۔ کہ جب تک ایک شخص کے اندر کفر ہے یا یہ کہ وہ کافرانہ حالت رکھتا ہے اس وقت تک وہ جنت مین داخل نہ ہوگا اور جب اس کا کفر چلا گیا تو بلا شک وہ جنت مین داخل ہوگا ۔

سوال نمبر ۶ ۔ تکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون ۔ جس حالت مین یہ خاکی بدن پیش نہ ہوگا دوسر ہاتھ پاؤن شہادت دیکر مستحق جزا و سزا قصوروار یہ ہاتھ پاؤن اور جزا و سزا دوسرے ہاتھ پاؤن کو ۔

جواب ۔ جسم خود کوئی دکھ یا راحت کو محسوس نہین کر سکتا ہے بلکہ جسم روح کی وجہ اور ذریعہ سے جزا و سزا کو معلوم کرتا ہے ۔ اگر جسم یا جزو جسم سے روح نکل جاوے یا کسی بیماری سے جسم کے کسی حصہ مین رُوح نہ رہے ۔ تو وہ جسم یا جزو جسم بذات خود کسی درد یا راحت کو معلوم نہین کر سکتا ہے ۔ آپ کو معلوم ہو ۔ کہ دنیا کے اندر بھی اجسام بدلتے رہتے ہین اور ہر وقت ان پر تغیر رہتا ہے حکماء کہتے ہین کہ ۳ یا ۷ سال کے اندر سارا جسم بالکل بدل جاتا ہے پس اگر ایک شخص نے ۲۰ سال کی عمر مین کوئی گناہ کیا اور ۴۰ سال کی عمر مین وہ فوت ہو گیا ۔ تو اس کے موجودہ جسم کو سزا دینا بھی زیر اعتراض ہے ۔ کیونکہ ۲۰ سال کی عمر کے وقت اس شخص کا وہ جسم جس نے ارتکاب گناہ تھا بدل چکا تھا ۔ اصلیت یہ ہے کہ دکھ اور راحت کو معلوم کرنیوالی چیز رُوح ہے ۔ جو کہ وہی ہوگی ۔ جسم البتہ موصل عذاب ہے ۔

سید مدثر شاہ ۔ ایلنویس ۔ پشاور

عیسائیون کا تھیٹر

عیسائی اخبار نور افشان خبر دیتا ہے ۔ کہ عیسائیون نے ایک تماشہ کی کمپنی بنائی ہے ۔ اس کے ذریعہ سے لوگون کو عیسائی بنانے کی کوشش کی جائے گی ۔ ہندین لوگون کے عیسائی بنانے کی کوشش کی جائے گی ۔ ہندین لوگون کے عیسائی بنانے کے واسطے مشنریون نے کوئی بات چھوڑ نہین رکھی ۔ ہر ایک ناگفتنی اور ناجایز بات کو بھی خداوند یسوع کے جلال کی خاطر انہون نے جائیز رکھا ہے ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ باوجود ان باتون کے کوئی نمایان کامیابی نہین ہوئی ۔ مدرسے بنائے ۔ شفاخانہ کھولے ۔ واعظ پہنچے ۔ فقیر اور سادھو بنائے ۔ باجے بجائے ۔ راگ گائے ۔ ڈھولکیان گلے مین ڈالین ۔ مسین جا بجا پھیلائین ۔ اب یہ کسر باقی تھی ۔ کہ ایک تماشاگاہ بنایا جائے ۔ دراصل ہندوؤن کیواسطے یہ کوئی نئی بات نہین ۔ اس مین یہ احتیاط ضروری ہوگی ۔ کہ جو عیسائی خود یسوع بنایا جائے ۔ وہ اچھا ہوشیار آدمی ہو ۔ کہین لائیم مین آ کر منارہ سے کود ہی نہ پڑے ۔ اور تو خیر تھیٹر مین کوئی بڑا نقصان نہین ہوتا ۔ صرف ایک دو لمپ ٹوٹ جائینگے یا تختے ٹوٹ جائین گے ۔ مگر اس مین یسوع کی بے قدری ہوگی ۔ اس واسطے احتیاط لازم ہے ۔ دراصل پرانے پادری بھی تھیٹر بنایا کرتے تھے بلکہ ان تماشہ گاہون کے موجد بھی پادری ہوئے ہین ۔ جو انگلستان مین تھے ۔ اب ہند کے پادری ان کے نقش قدم پر چلنے لگے ۔

دُعامدد

عبدالرحمٰن خان فرزند راجہ عطا محمد خان صاحب جاگیردار سکن ملک کشمیر تپ دق مین مبتلا ہو کر احباب سے درخواست دعا کرتے ہین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۷ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء - ۱ - "خدا خوش ہوا"

۲ - یا عبدی انی معک

ترجمہ - اے میرے بندے مین تیرے ساتھ ہون

۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء - انی معک و مع اھلک

لکم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کے ساتھ ہون

تمہاری اس دنیا کی زندگانی مین خوشخبری ہے -

۲ - انی احافظ کل من فی الدار

ترجمہ - مین ان سب کی حفاظت کرونگا - جو اس دار مین مین

۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء - والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ

ما ودعک ربک وما قلیٰ -

۲ - انی معک و مع اھلک

ترجمہ - مین تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہون

۳ - انی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم

۴ - انی مبارک

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

عبدالحق پسر مولوی سید عمر صاحب ساکن سوسل ضلع ہزارہ نقتھ ہائی کلاس تعلیم الاسلام
بہاؤ الدین صاحب - حیدر آباد دکن
دین محمد صاحب " "
سید احمد شاہ پشاوری - میرام شاہ
محمد مہدی علی خان " "
میان اللہ دتا صاحب چک ملی کھاریان گوجرات
رجادہ رسالار غازی کوٹ غلام محمد گجرانوالہ
علیم الدین صاحب اسمٰعیل بیجو پور سہارنپور
میان غلام رسول صاحب پٹواری پنڈ دادنخان پنڈی بھٹیان -
اہلیہ عطا محمد صاحب اعوی کریام جالندھر
بندو خان حاجی کاٹھ گڈھ ڈوگری بلاچور ہوشیار پور
محمد حسین صاحب داعیوالہ - سیالکوٹ
حکیم نور الدین صاحب بلہاری رائدرگ
میان اظہر علی صاحب محی الدین پور سوگھرہ ضلع کنگ
میان علی محمد صاحب ادرحمہ بہابڑہ شاہپور
میان بدرالدین صاحب " "
میان غلام محمد صاحب " "
محمد حسین صاحب خانقاہ ڈوگران گجرانوالہ
خلیفہ محمد صادق صاحب مختار عام و سجادہ نشین رانی پور شریف خیرپور سندھ
سمند خان صاحب - کیرنگ - خوردہ ضلع پوری
بھیکن خان صاحب " " "
میان دین محمد صاحب - پل قدیم حیدر آباد دکن
مساۃ نور بی بی " " "
سلطان دین
یار محمد
محبت بی بی
شاہزادہ
حضرت بی بی
(پسر دختران غلام محمد خان افغان قادیان)
میان خوشی محمد صاحب سوہل خورد گوجرات
چوہڑ - رنگا پور - غوط رعیہ - سیالکوٹ
میان عمرالدین " " "
منی دین " " "
شکر دین " " "
میان شیر محمد " " "
غلام محمد " " "
غلام حیدر " " "
رانی بی بی - " " "
میان شاہ صاحب ولد نبی بخش صاحب دزدی ماہل پور - ضلع ہوشیار پور

ترکیب استخارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی مفتی صاحب ۔ السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض آنکہ ۔ بدر کے کسی گذشتہ نمبر بشرطیکہ میری یاد خطا نہ کرتی ہو ۔ حضرت صاحب نے ایک شخص کے جواب میں تحریر فرمایا تھا کہ کسی کام مہم کو شروع کرنے سے پہلے کوئی نہیں سوچتا اور بعد میں تحریر کرتے ہیں کہ اس کام سے یہ نقصان ہوا اور وہ نقصان ہوا ۔ یہ ٹھیک نہیں ہے ۔ بہتر ہے ۔ کہ ہر کام مہم کو شروع کرنے سے پیشتر استخارہ کیا جاوے ۔ جو کہ سُنّت رسول ہے ۔ لہذا امید وار ہوں ۔ کہ اس عاجز کو ترکیب استخارہ سے مشرف فرماویں ۔

عاجز سید مبارک علی شاہ احمدی ۔ محکمہ زراعت بنگال
بانکی پور ۔ میٹھاپور

جواب ترکیب استخارہ جیسا کہ احادیث میں روائت ہے جابر نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلعم سکھاتے ہم کو استخارہ سب کاموں میں جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن کی یعنے اہتمام فرماتے ۔ جب ارادہ کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیئے کہ پڑھے دو رکعتیں سوا فرض کے یعنے نفل پھر چاہیئے ۔ کہ پڑھے یہ دعا ۔ اللھم انی استخیرک آخر تک فرمایا کہ اور نام لے اپنے اس کام کا یعنی ہذا الامر کی جگہ بخاری ۱۲ مشکوۃ باب التطوع ۔

اللّٰھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک
اے اللہ بیشک میں بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم سے اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت سے اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے بڑے فضل میں سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہو اللہ
واسالک من فضلک العظیم ۔ فانک تقدر ولا اقدر
و تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت
قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو جاننے والا چھپی چیزوں کا ہے اے اللہ اگر
تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبۃ
تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین میں اور میری دنیا
امری ۔ او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ
میں اور میرے کام کے انجام میں یا فرمایا کہ اب میرے کام میں اور آگے کو پس مقرر کر اسکو
لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا
میرے واسطے اور آسان کر اسکو میرے واسطے پھر برکت دے اس میں میرے واسطے اگر تو جانتا ہے
الامر شر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبۃ امری او
کہ یہ امر بُرا ہے میرے واسطے میرے دین میں اور میری دنیا میں اور میرے کام کے انجام میں یا
قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی
فرمایا اب میرے کام میں اور آگے کو ۔ پس تو پھیر دے اس کو مجھ سے اور پھیر دے مجھ کو
عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ ۔
اس سے اور مقرر کر میرے واسطے بھلائی جس جگہ ہو پھر مجھ کو راضی کر دے ۔

عربی زبان کی وسعت

وہ شہر جن کی زبان عربی ہے ۔

شہر	مردم شماری
جزیرہ عرب	۱۰۰۰۰۰۰۰
بغداد	۶۱۴۰۰۰
بصرہ	۴۳۳۰۰۰
موصل	۳۵۱۰۰۰
دیار بکر	۴۷۲۰۰۰
حلب	۹۹۵۰۰۰
شام	۷۱۹۰۰۰
بیروت	۵۳۳۰۰۰
بیت المقدس	۳۴۱۰۰۰
لبنان	۴۰۰۰۰۰
مصر (خاص)	۱۲۰۰۰۰۰۰
سوڈان مصر	۵۰۰۰۰۰۰
بنغازی	۴۰۰۰۰۰
طرابلس الغرب	۶۰۰۰۰۰
جزائر الغرب	۴۷۳۷۰۰۰
مراکش	۵۰۰۰۰۰۰
ٹیونس	۱۹۰۰۰۰۰
زنجبار	۲۰۰۰۰۰
جزائر کوموروا اور اس کے اطراف	۲۵۰۰۰۰
میزان	۴۴۹۴۵۰۰۰

یہ کثیر تعداد ان عربوں کے سوا ہے ۔ جو صحاری اور فریخ اور آسٹریلین سوڈان اور شرقی ہندوستان کے جزائر میں آباد ہیں ۔ جن کا شمار کرنا تقریباً ناممکن ہے (پیسہ)

سوال ۔ چہ مے فرمائند عالمان دین ومفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت مسماۃ فاطمہ فوت ہوگئی ہے اور اس کا ایک لڑکا اور ایک شوہر اور ایک باپ اور دو بھائی اور دو بہنیں جائز وارث ہیں اون کو بحسب شرع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال متروکہ متوفیہ سے کس قدر حصہ شرعی لینا آتا ہے ۔ بدلائل کتاب اللہ وسنت رسول اللہ اقوال مجتہدین لکھا جاوے

جواب

فاطمہ ۱۲

ابن	زوج	اب	۲ بھائی	۲ بہنیں
ع	۱/۴ ۳	۱/۶ ۲	محجوب	محجوب

سہام ترکہ فاطمہ متوفاۃ در صورت صدق واقعہ مستفتی وخلو ترکہ از موانع ارث واداے دین ووصیت جائزہ متوفات وحصر ورثہ درمیان ورثہ مذکورہ بدوازدہ سہام منقسم مے شود ازان جملہ ہفت سہام بہ ابن وسہ سہام بزوج ودو سہام بہ اب منقسم مے شوند وبرادران وہمشیرگان باوجود بودن ابن محجوب اند ۔ چنانچہ سہام ۔ ہریک زیر ورثہ متوفات مرقوم اند ۔ ومعافی مہر زن اگر بنصاب شہادت یعنی دو مرد ویا یک مرد ودو زن ثابت شود ۔ البتہ ساقط خواہد شد ۔ واگر عفو ثابت نہ شود ۔ پس مہر ہم درمیان ورثہ زن حسب فرائض اللہ تقسیم خواہد شد ۔ زیرا کہ مہر متوفیہ منجملہ ترکہ متوفیہ است ۔ اگر ہمین ورثہ متوفیہ ہستند ہمین سان تقسیم خواہد شد ۔ واگر دیگر ورثہ باشند ۔ ایشان را تحریر کردہ شود کہ حسب فرائض اللہ تقسیم کردہ خواہد شد ۔

کتبہ محمد احسن عفی اللہ عنہ

مضامین اخبار کے متعلق ایک رائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

حضرت مولانا مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خاکسار کو الحکم اور بدر کے ساتھ قدیم سے الفت ہے جبکہ میں احمدی نہ تھا ۔ لیکن کئی مرتبہ میں نے بذریعہ عریضہ بخدمت اڈیٹر صاحب الحکم درخواست کی ہے کہ ہمارے اخبار جنرل خبروں سے بالکل خالی ہوتے ہیں لہذا مجبوراً ہم دوسرے اخبارات خریدتے ہیں اس میں شک نہیں کہ یہ وقت مذہبی اصلاح کا ہے اور چنداں فضول اخبارات دنیوی میں تضیع اوقات نہ چاہیئے ۔ لیکن جناب ہم بعض احباب جو دور دراز ایسی جگہوں میں بیٹھے ہیں جہاں تعلیمیافتہ آدمی ہی ملنے مشکل ہیں ۔ ہم دنیا سے کس طرح خبر رکھ سکتے ہیں ہمارے ملک اور دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے ۔ ہم اس شوق کو کلا ہرگز نہیں چھوڑ سکتے لیکن افسوس ہمارے سلسلہ کے اخبارات اس لطف سے خالی ہیں ۔ حالانکہ دوسرے اخبارات سے مقابلۃً قیمت بھی تھوڑی نہیں ہے ۔ زیادہ مذہبی جھگڑے ہی ہمارا مقصد نہیں

المفتی

۸۷ جوہڑ کے پانی کا استعمال جائز ہے مگر مجبوری نہیں

۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء

قادیان کے اردگرد نشیب زمین میں بارش اور سیلاب کا پانی جمع ہو کر ایک جوہڑ سا بن جاتا ہے جسکو یہاں ڈہاب کہتے ہیں۔ جن ایام میں یہ نشیب زمین (ساری یا اس کا کچھ حصہ) خشک ہوتی ہے تو گاؤں کے لوگ اس کو رفع حاجت کے طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور اس میں بہت سی ناپاکی جمع ہو جاتی ہے جو سیلاب کے پانی کے ساتھ مل جاتی ہے۔

آج صبح حضرت اقدس بمعہ خدام جب باہر سیر کیواسطے تشریف لے گئے تو اس ڈہاب کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ایسا پانی گاؤں کی صحت کے واسطے مضر ہوتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اس پانی میں بہت سا گند شامل ہو جاتا ہے اور اس کے استعمال سے کراہت آتی ہے۔ اگرچہ فقہ کے مطابق اس سے وضوء کر لینا جائز ہے کیونکہ فقہاء کے مقرر کردہ وہ دردہ سے زیادہ ہے تاہم اگر کوئی شخص جس نے اس میں گندگی پڑتی دیکھی ہو اگر اس کے استعمال سے کراہیت کرے۔ تو اس کے واسطے مجبوری نہیں کہ خواہ مخواہ اس سے یہ پانی استعمال کرایا جاوے۔ جیسا کہ گوہ کا کھانا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھا ہے مگر خود کھانا پسند نہیں فرمایا۔ یہ اسی طرح کی بات ہے جیسا کہ شیخ سعدی نے فرمایا ہے۔

سعدیا حُبِ وطن گرچہ حدیث است درست
نتوان مرد بہ سختی کہ درین جا زادم

۸۸ بد امنی کی جگہ پر احمدی کیا کریں

سرحد کے پار کے علاقہ جات سے ایک جگہ سے چند احمدیوں کا ایک خط حضرت کی خدمت میں بھیجا۔ کہ اس جگہ بد امنی ہے لوگ آپس میں ایکدوسرے پر حملہ کرتے ہیں کوئی پرسان نہیں۔ چند ملاں ہم کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی اجازت ہے کہ ہم بھی انکو قتل کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسا مت کرو۔ ہر طرح سے اپنی حفاظت کرو۔ لیکن خود کسی پر حملہ نہ کرو۔ تکالیف اٹھاؤ اور صبر کرو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے کوئی انتظام احسن کرے جو شخص تقویٰ کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

۸۹ آبکاری کی تحصیلداری

ایک دوست جو محکمہ آبکاری میں نائب تحصیلدار ہیں ان کا خط حضرت کی خدمت میں آیا اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا اس قسم کی نوکری ہمارے واسطے جائز ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ اس وقت ہندوستان میں ایسے تمام امور حالت اضطرار میں داخل ہیں۔ تحصیلدار یا نائب تحصیلدار نہ شراب بناتا ہے نہ بیچتا ہے۔ نہ پیتا ہے۔ صرف اس کی انتظامی نگرانی ہے اور بلحاظ سرکاری ملازمت کے اس کا فرض ہے۔ ملک کی سلطنت اور حالات موجودہ کے لحاظ سے اضطرار آیہ امر جائز ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ انسان کیواسطے اس سے بھی بہتر سامان پیدا کرے گورنمنٹ کے ماتحت ایسی ملازمتیں بھی ہو سکتی ہیں جن کا ایسی باتوں سے تعلق نہو اور خدا تعالیٰ سے استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

۹۰ ننگوں کے ساتھ میل جول

افریقہ سے ایک دوست نے بذریعہ تحریر حضرۃ سے دریافت کیا کہ اس جگہ کے اصلی باشندے مرد و زن بالکل ننگے رہتے ہیں اور معمولی خورد و نوش کی اشیاء کا لین دین اُن کے ساتھ ہی ہوتا ہے تو کیا ایسے لوگوں سے ملنا جلنا گناہ تو نہیں۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ تم نے تو ان کو نہیں کہا کہ ننگے رہو وہ خود ہی ایسا کرتے ہیں اس میں تم کو کیا گناہ وہ ایسے ہی ہیں جیسے کہ ہمارے ملک میں بعض فقیر اور دیوانے ننگے پھرا کرتے ہیں۔ ہاں ایسے لوگوں کو کپڑے پہننے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۹۱ ایسے لوگوں کا ملازم رکھنا

ایسے ہی لوگوں کی نسبت یہ بھی سوال کیا گیا کہ چونکہ ملک افریقہ میں غریب لوگ بھی ہیں جو نوکری پر باسانی سستے مل سکتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں سے کھانا پکوایا جاوے تو یہ کیا جائز ہے۔ یہ لوگ حرام حلال کی پہچان نہیں رکھتے۔

فرمایا۔ اس ملک کے حالات کے لحاظ سے جائز ہے کہ ان کو نوکر رکھ لیا جائے۔ اور اپنے کھانے وغیرہ کے متعلق ان سے احتیاط کرائی جائے۔

۹۲ ایسی عورتوں سے نکاح

یہ بھی سوال ہوا۔ کہ کیا ایسی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ فرمایا۔ اس ملک میں اور ان علاقوں میں بحالت اضطرار ایسی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ لیکن صورتِ نکاح میں ان کو کپڑے پہنانے اور اسلامی شعار پر لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۹۳ نوٹوں پر کمیشن

حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک صاحب کا سوال پیش ہوا۔ کہ نوٹوں کے بدلے روپیہ لینے یا دینے کے وقت یا پونڈ یا روپیہ تڑوانے کے وقت دستور ہے۔ کہ کچھ پیسے زائد لئے یا دئے جاتے ہیں۔ کیا اس قسم کا کمیشن لینا یا دینا جائز ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ یہ جائز ہے اور سود میں داخل نہیں ایک شخص وقت ضرورت ہم کو نوٹ بہم پہنچا دیتا ہے۔ یا نوٹ لے کر روپیہ دیدیتا ہے۔ تو اس میں کچھ حرج نہیں کہ وہ کچھ مناسب کمیشن اس پر لے لے۔ کیونکہ نوٹ یا روپیہ یا ریزگاری کے محفوظ رکھنے اور طیار رکھنے میں وہ خود بھی وقت اور محنت خرچ کرتا ہے۔

۹۴ فاسقہ کو حقِ وراثت

ایک شخص نے بذریعہ خط حضرت سے دریافت کیا کہ ایک شخص مثلاً زید نام لاولد فوت ہو گیا ہے۔ زید کی ایک ہمشیرہ تھی جو زید کی حین حیات میں بیاہی گئی تھی۔ بسبب اس کے کہ خاوند سے بن نہ آئی۔ اپنے بھائی کے گھر میں رہتی تھی۔ اور وہیں رہی یہاں تک کہ زید مر گیا۔ زید کے مرنے کے بعد اس عورت نے بغیر اس کے کہ پہلے خاوند سے باقاعدہ طلاق حاصل کرتی ایک اور شخص سے نکاح کر لیا جو کہ ناجائز ہے زید کے ترکہ میں جو لوگ حقدار ہیں کیا ان کے درمیان اس کی ہمشیرہ بھی شامل ہے یا اس کو حصہ نہیں ملنا چاہیئے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کو حصہ شرعی ملنا چاہیئے۔ کیونکہ بھائی کی زندگی میں وہ اس کے پاس رہی اور فاسق ہو جانے سے اس کا حق وراثت باطل نہیں ہو سکتا۔ شرعی حصہ اس کو برابر ملنا چاہیئے۔ باقی معاملہ اس کا خدا کے ساتھ ہے اس کا پہلا خاوند بذریعہ گورنمنٹ باضابطہ کارروائی کر سکتا ہے اس کے شرعی حق میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا

ڈائری

القول الطیب

۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء

امور نبوت کو یکجائی نظر سے دیکھو

فرمایا۔ انبیاء کے سوانح اور حالات میں بعض ایسے امور ہوتے ہیں کہ کفار کے واسطے موجب ٹھوکر ہو جاتے ہیں۔ مگر اس میں قصور ان کفار کا ہوتا ہے کیونکہ وہ صرف ایک واقعہ کو پکڑ لیتے ہیں اور باقی تمام باتوں کو چھوڑ دیتے ہیں انصاف یہ ہے کہ تمام امور کو یکجائی نظر سے دیکھا جائے۔ انبیاء پر جو مصائب آتے ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ کے ہزارہا اسرار ہوتے ہیں آنحضرتؐ پر بہت سے مصائب آتے تھے۔ جنگ احد میں ایک روایت ہے کہ آپ کو ستر تلواروں کے زخم لگے تھے اور مسلمانوں کی ظاہری حالت خراب دیکھ کر کفار کو بڑی خوشی ہوئی چنانچہ ایک کافر نے یہ یقین کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کبار سب شہید ہو گئے ہوں گے باآواز بلند پکار کر کہا کہ کیا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں ہے۔ آنحضرتؐ نے کہا کہ خاموش رہو اس کا جواب نہ دو۔ خاموشی سے اسے خوشی ہوئی کہ فوت ہو گئے ہوں گے اس واسطے جواب نہیں آیا۔ پھر اسی طرح اس نے حضرت ابو بکرؓ کے متعلق آواز دیا۔ تب بھی ادہر سے خاموشی اختیار کی۔ پھر اس نے حضرت عمرؓ کے متعلق آواز دیا۔ حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا اونہوں نے کہا۔ کم بخت کیا بکتا ہے سب زندہ ہیں۔

ایسی تلخیوں کا دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے مگر ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب اس کے بعد کفار ہم پر چڑھائی نہ کریں گے بلکہ ہم کفار پر چڑھائی کریں گے مکہ سے نکلنے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی تلخی کا وقت تھا ہمارے مخالف اس بات پر خوش ہوتے ہوں گے کہ ان کا بیٹا مر گیا۔ مگر اس میں تو پیشگوئی پوری ہوئی ہے اور نیز خدا کے ساتھ جو زندگی ہوتی ہے وہ مصائب اور شدائد کے ساتھ ملی جلی ہوتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ہی لڑکے فوت ہوئے تھے ایسا ہی کفار نے اس وقت بھی خوشیاں منائی ہوں گی۔ دشمن میں ہمدردی کی طاقت سلب ہو جاتی ہے۔ مگر آخری فیصلہ خدا کے پاس ہے اور تمام باتوں کو ملا کر یکجائی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ انجام کیا ہوتا ہے۔

سنت قدیمہ

خداتعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ہم لوگوں کو اسی سنت پر لائے جو قرآن کریم میں مرقوم ہے۔ کیونکہ پہلے تمام انبیاء پر مصائب شدائد پڑتے رہے۔ خداتعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ تم پر ان آزمائشوں کا پڑنا ضروری ہے جو پہلوں پر پڑیں ان امتحانوں میں پاس ہونے کے بعد تم سچے مومن کہلا سکتے ہو آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اپنی خواب کی بنا پر حج کے واسطے گرمی میں سفر کیا تھا اور پھر اس سال حج نہ ہوا تو یہ امر بہتوں کے واسطے موجب ابتلاء ہوا تھا۔ مگر اس کے بعد خداتعالیٰ نے بہت ساری فتوحات دیں۔

آنحضرتؐ کے مصائب سب سے بڑھ کر تھے

تمام انبیاء پر مصائب اور تکالیف پڑیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تکالیف آئیں وہ سب سے بڑھ کر تھیں۔ حضرت عیسیٰ کا وقت بھی بہت تھوڑا تھا۔ صرف تین سال لوگوں کو تبلیغ کی وہ بھی اکثر حصہ گمنامی میں گذر گیا۔ صرف ایک مصیبت واقعہ صلیب کی ان پر پڑی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سخت مصائب پڑے۔ تیرہ سال تک بڑے صبر اور استقلال کے ساتھ آپ نے مکہ میں زندگی بسر کی اور ہر طرح کا دکھ اٹھایا اور آخر نہائیت مجبوری کی حالت میں ہجرۃ کی۔ آپ پر تکالیف سب سے بڑھ کر تھیں۔

آنحضرتؐ کی کامیابی سب سے بڑھ کر تھی

مگر آپ کو جو کامیابی نصیب ہوئی۔ وہ بھی سب سے بڑھ کر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے اصحاب دئے گئے۔ جنہوں نے آپ کی خاطر جانیں دے دیں اور اس کو فخر سمجھا۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ کے اصحاب کو دیکھتے ہیں تو ایک نے تیس روپے لے کر اپنے نبی کو بیچ ڈالا گویا وہ اس کا مرشد نہ تھا غلام تھا دوسرے نے موںہہ پر لعنت کی۔ حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ جا تو اور تیرا خدا کافروں سے لڑائی کرو۔ ہم تو یہ کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو وعدہ کی زمین بھی اپنی عمر میں دیکھنی نصیب نہ ہوئی۔

مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام آدمؑ بھی رکھا ہے نوحؑ بھی رکھا ہے۔ موسیٰ بھی رکھا ہے داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ عیسیٰؑ۔ محمدؐ۔ غرض بہت سے انبیاء کے نام ہم کو دئے ہیں اور پھر یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ جس میں یہ اشارہ ہے کہ مسیح موعود تمام انبیاء گذشتہ کا مظہر ہے۔

فتویٰ کفر کی وجہ

فرمایا۔ ہمارے مخالف مولوی ہم پر اس وجہ سے فتویٰ کفر لگاتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر خدا نے تو ہمارا نام محمدؐ بھی رکھا ہے۔ وہ اس وجہ سے کیوں کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے۔ کیا ان کے نزدیک محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت عیسیٰ سے کم ہے یا ان کو عیسیٰ سے بہت محبت ہے اور حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ان کے دل میں کوئی غیرت باقی نہیں رہی۔

جماعت کمزور

کسی شخص کے مرتد ہونے والا خواب جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جماعت بہت کمزور ہے اکثر نادان لوگ بدظنی کے قریب چلے جاتے ہیں اور تھوڑی بات پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین

بدیہی اور نظری باتیں

حافظ احمد اللہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور کا ایک الہام جو اخبار بدر ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء میں چھپا تھا۔ اس طرح سے ہے

مَا اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ وَسَیَظْھَرُ عَلٰی
یَدَیَّ مَاظَھَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن شریف میں چونکہ آیات محکمات کے ساتھ آیات متشابہات بھی ہیں اسی کے موافق مامور من اللہ کا حال و قال ہے۔ بعض بعض باتیں بدیہی ہیں۔ اور بعض نظری۔

فرمایا۔ یہ درست ہے۔

سوال۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے۔ روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے فرمایا الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے اور وعلی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے اور نصف شعبان کی نسبت فرمایا کہ یہ رسوم حلوا وغیرہ سب بدعات ہیں۔

سید امجد علی اشہری

کو اُردو کے چند رسالجات اور بعض اخبارات سے چند مضامین کی بدولت ملک کی اخبارون اور کتب مین سوسائیٹی مین کافی یا یون کہئے۔ کہ معمولی شہرت حاصل ہے۔ اشہری صاحب خود بھی اپنے آپ کو صاحب الرائے اشخاص مین شمار کرتے اور کسی کسی تصنیف مین تو ثنائے خود بخود گفتن کے مصداق بھی بن گئے۔ لیکن تعجب ہے۔ ایک ایسا شخص اور چوری! اشہری صاحب نہین تو اون کا کوئی دوست ہی اس بات کا جواب دے۔ کہ اونہون نے اپنی کتاب الشیائی شاعری مین اکبر نجیب آبادی کا ایک شائع شدہ مضمون حرف بحرف اس طرح کیون نقل کیا ہے کہ جس سے کسی طرح بھی یہ پتہ نہین چل سکتا کہ یہ مضمون کسی دوسرے شخص کا نقل کیا گیا ہے بلکہ اوسی مضمون کے ساتھ اوسی باب مین اپنی عبارت بھی شامل کر کے چوری اور سینہ زوری کا کافی ثبوت دیا گیا ہے اگر اشہری صاحب فرمائین گے۔ تو اکبر نجیب آبادی کے اوس شائع شدہ مضمون (جو اشہری صاحب کی کتاب سے کئی برس پہلے کا شائع شدہ ہے) اور اشہری صاحب کی کتاب کے اوس ملل جیپ باب کا جس مین وہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ پورا پورا پتہ بھی شائع کر دیا جائیگا۔ ہمارے ملک کے مصنفین کو اس قسم کی رقیق حرکات سے محترز رہنا چاہیئے۔

راقم۔ ایک احمدی نجیب آبادی

ممکن ہے کہ اشہری صاحب نے اس مضمون کے اخیر پر اکبر صاحب کا نام لکھا ہو مگر کاتب کی غلطی سے رہگیا ہو یا کوئی اور امر مخفی جس کی ہم کو سر دست اطلاع نہین اس واسطے جب تک کہ اشہری صاحب اس کا جواب نہ تحریر فرماوین ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ ضرور چوری ہے۔ ایڈیٹر

حضرت اقدس کا ایک پرانا خط

حضرت اقدس علیہ السلام نے قاضی سلطان محمود صاحب آئی اعوان والے کو خط لکھا ہے [ملہ] اس کی تحریک مولوی فضل الدین صاحب ساکن کھاریان نے جو آجکل یہان ہین اور ہمارے مخلص احباب سے ہین کے یہ مولوی صاحب قاضی صاحب کے شاگرد اور معتقد ہین۔ پانچ سال قاضی صاحب سے تعلیم پاتے رہے۔ بڑے ہی عابد۔ زاہد۔ نیک اخلاق آدمی ہین ان کا اب تک مضبوط خیال ہے کہ قاضی صاحب متکبر دنیا طلب آدمی نہین رائے اور اعتقاد کی غلطی مین مبتلا ہین اور ممکن ہے کہ مغالطہ سے نکل جائین۔ حضرت نے ان کی خاطر خط لکھدیا ہے۔ رات اس قدر لمبی تقریر فرمائی۔ کہ اگر کوئی لکھتا تو رسالہ مرتب ہو جاتا۔ بڑے درد دل کے ساتھ سلسلہ کلام شروع کیا کہ ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کرین اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کرین کوئی منصوبہ اور جعل ان کے کسی عضو پر نہ ہو کوئی کتا اور بلی بھی ان کے احسان سے محروم نہ رہے۔ پھر جائے کہ بنی آدم مین ان لوگون کو بہت بُرا جانتا ہون۔ جو دین کی آڑ مین کسی غیر قوم کے جانی اور مالی ایذا روا رکھتے ہین۔ غرض خلاصہ ساری تقریر کا یہی ہے کہ اب وقت ہے۔ کہ جماعت اپنی حالت مین تبدیلی دکھائے۔ فرمایا کہ مجھے پختہ وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ بہت سے عظیم الشان نشان تیرے ہاتھ سے ظاہر ہون گے مگر یہ علم مجھ کو نہین دیا گیا۔ کہ کون کون لوگ اس سے مستفید ہون گے۔ فرمایا کہ نشانون کی ناقدردانی دو طرح سے وقوع مین آتی ہے ایک کفر و انکار سے اور ایک اس طرح سے کہ دو روز تک اس کے وقوع کے بعد واہ واہ کی جائے اور پھر اُسے قطعاً فراموش کر ڈالا جائے اور خدا کی عظمت وجبروت اس کے وقوع کے بعد نئے سرے دل پر وارد نہ کی جائے۔ سو مین دیکھتا ہون۔ کہ ہماری جماعت کا بھی یہی حال ہے کہ نشان الٰہی کی چندان پرواہ نہین کرتے اور غفلت و تساہل سے وقت گذارتے ہین اور اکثر ان مین ایسے ہین۔ کہ سوز و گداز ان کے افعال مین نظر نہین آتا فرمایا اگر دین الٰہی کے اعلاء اور تعظیم اور حرمات الٰہیہ کی ہتک کے انتقام کے لئے روح مین جوش اور قوت اور عقد ہمت نہو۔ تو یہ نمازین نری جنتر منتر ہین اب وقت ہے کہ گداز ہو ہو جائین اور راتون دعاؤن مین مصروف رہین۔ مین فکرون مین ہلاک ہو رہا ہون۔ مگر دیکھتا ہون۔ کہ جماعت مین ہنوز یہ روح پیدا نہین ہوئی مین ان روکھی سوکھی نمازون کا ہرگز قائل نہین۔ جو رسم و عادت کے پیرایہ سے پڑھی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس وقت دیکھتا ہے کہ کن لوگون نے گذشتہ نشانون کی قدردانی کی اور اپنے اعمال مین تبدیلی پیدا کی وہ ان ہی کو آئندہ بھی مستفید ہونے کی توفیق بخشے گا۔ خدا تعالیٰ ہمین دلیاب بننے کی توفیق دے۔ جو ہمارے امام کی آرزو ہے:۔

خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۷۔ شعبان المبارک ۱۳۱۷ھ

از عاجز باللہ الصمد غلام احمدؐ عافاہ اللہ وایّد۔

بخدمت اخویم مولوی سلطان محمود صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ہذا مین مامور ہون۔ کہ ہر ایک رشید اور سعید کو اپنی بات سے اطلاع دون کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودہوین صدی کے سر پر اس قسم کی تجدید کے لئے بھیجا ہے۔ کہ تا وہ فتنہ عیسائیت کا جس کے بیرونی حملون سے اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے اور نیز وہ فتنہ اندرونی جو خود مسلمانون کے اعتقادی اور عملی اور ایمانی حالت نہائیت تنزل مین ہے۔ یہ دونون فتنے میرے ذریعہ سے فرو کئے جائین۔ چنانچہ اس حکیم مطلق نے بیرونی اصلاح کے لحاظ سے جو متعلق کسر صلیب ہے میرا نام مسیح موعود رکھا ہے اور اندرونی فتنہ کے فرو کرنے اور مسلمانون کو حقیقی ہدائیت پر قائم کرنے کے لحاظ سے میرا نام مہدی معہود رکھا ہے۔ کیونکہ صلیبی فتنہ جس کے ہاتھ سے فرو ہو اور بگڑی ہوئی عیسائیت کا زوال ہو وہی مجدد ہے جس کا نام آسمان پر مسیح ہے اور وہ شخص جو ایسے وقت مین آوے۔ کہ جب اکثر مسلمان صفر اور حقیقت کو کھو بیٹھے ہون اور وہ اس لئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ تا دوبارہ حقیقی ہدائیت اور ایمان کی روح ان کے اندر پھونکے وہ وہی مجدد ہے جس کا نام مہدی ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث ہے۔ لا مہدی الا عیسیٰ۔ اور خدا نے چودہوین صدی کو اس لئے خاص کیا۔ کیونکہ کمال نور کا نظارہ صرف چودہوین رات مین ہوتا ہے اور چودہوین رات کے دو نو طرف انحطاط ہے اور جو شخص زمانہ کی حالت موجودہ پر ایک نظر ڈالیگا اور بیرونی حملون اور اندرونی فسادون کو دیکھیگا۔ اگر وہ فراست رکھتا ہوگا تو اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ خود زمانہ کی حالت موجودہ نے چاہا ہے کہ اسی صدی کا مجدد مسیح موعود اور مہدی مسعود کے نام سے پکارا جاوے۔ کیونکہ آسمان پر خدمتون اور کامون کے لحاظ سے نام رکھا جاتا ہے۔ پھر جس کی خدمت کسر صلیب ہے اس کا نام بجز مسیح موعود کے اور کیا ہو سکتا ہے اور جو قوم کے مردہ قالب مین دوبارہ ہدائیت اور ایمان اور تقویٰ کی رُوح ڈالنا چاہتا ہے وہ بجز مہدی کے کس نام سے موسوم ہو سکتا ہے۔ کیا یہ سچ نہین۔ کہ آسمان پکار رہا ہے اور زمین فریاد کر رہی ہے۔ کہ اس صدی کے مجدد کا نام بلحاظ حالت موجودہ اور مفاسد مشہودہ اندرونی اور بیرونی کے مسیح اور مہدی ہونا چاہیئے۔ اگر یہ حالت موجودہ

ملہ یہ مضمون بھی پرانا لکھا ہوا ہے۔

خود مجھ کو طبعاً یہ دونو خطاب عطا نہین کرتے۔ تو مین جھوٹا ہون۔ اور اگر کرتے ہین۔ تو ہر ایک متقی خداترس کے لئے واجب اور لازم ہے کہ میرے انصارین سے ہو جاوے اسی بنا پر مین مین آپ پر نیک ظن کر کے یہ خط آپ کیطرف لکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ آپ اس روز سے ڈر کر جبکہ ایک ذرہ انحراف اور خدا کی راہ مین سستی کرنا انحطاط اعمال کا موجب ہوگا۔ میری نصرت مین لگ جاوین۔ ہر ایک روح خود پسندی سے خالی ہوکر میری نسبت خدا تعالیٰ سے گواہی طلب کرین گے۔ خدا تعالیٰ میری مسیحائی کی اس کو خبر دیگا۔ سو اے عزیزو! خدا سے خوف کر کے اور اس دن سے ڈر کر جبکہ ہر ایک شخص کو اپنی لاپرواہی کی بازپرس ہوگی۔ میرے معاملہ میں خدا سے روشنی مانگ تا اس جماعت مین شمار نہ کئے جاؤ۔ جنھون نے خدا کے مسیح کو پاکر۔ سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا۔ یہ میری طرف سے ایک تبلیغ ہے اور ان تمام لوگون کا بوجھ آپکے سر پر ہے۔ جو آپکے ایک ذرہ اشارہ سے حق کو قبول کر سکتے ہین۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم المامور من الرب الغفور میرزا غلام احمدؐ۔

مکرر یہ کہ حضرت احدیت کا محب صادق جو اپنے تئین محجوبانہ حالت مین رکھنا نہین چاہتا اور نہ کسی حصہ تاریکی کے ساتھ اس دار ناپائدار سے سفر کرنا چاہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ اپنی معرفت کی منزلون کو اپنی استعداد کے موافق پورا کرے۔ کیونکہ نشان ظاہر ہوتے ہین اور حقائق معارف بیان کئے جاتے ہین۔ پس مبارک وہ جو اس وقت ٹھوکر نہ کھاوے اور سعادت سے عمداً محروم نہ رہے۔ جس کے آسمان نے دروازے کھولے گئے ہین۔ فقط

تخفیف محصول یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء سے ڈاک کے خطاور پارسل کے محصول مین تخفیف کی گئی ہے۔ آدہ آنہ مین ایک تولہ وزن کا خط جاسکیگا۔ اور ایک آنہ مین دس تولہ وزن کا خط جاسکیگا۔ پارسل چالیس تولہ تک دو آنہ مین جاسکیگا۔ یہ ایک بہت بڑی رعائت ہے۔ جس سے ہندوستان کے لوگ ایک بڑا فائدہ اٹھائینگے اس کے واسطے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کیونکہ ڈاک خانہ اور اس کی یہ رعائتین اہل ہند کیواسطے خاص برکتین ہین۔

عجیب الخلقت لڑکا مقام ناروے کے ایک عجیب الخلقت لڑکے رجان فلوئیم کی نسبت طرح طرح کی خبرین مشہور ہو رہی ہین اور ہو بھی تو تعجب کیا ہے کیونکہ یورپ تو مخزن عجائب المخلوقات ہے ہی۔ سنتے ہین کہ یہ لڑکا چھ حواس رکھتا ہے یعنی یون کہئیے کہ "شش مغز" ہے یہ ایک معمولی درجہ کے کسان کا لڑکا ہے اور اس کی عمر کل ۱۴ سال کی ہے محقق طور پر لڑکے کی دماغی قوت کا بخوبی اندازہ کیا جا چکا ہے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ لڑکے نے باطن بین آنکھین اور غیب دانی کا کچھ حصہ پایا ہے بعض اوقات اس نے ٹھیک ان جگھون کا پورا پورا پتہ بتا دیا ہے کہ جہان پر آدمی یا چیزین گم ہوئی تہین اور اسی کی مدد سے تیس سال کی گم شدہ چیزین اب دریافت ہوئی ہین اس نے ایک چھوٹے گم شدہ بچے کا بھی نشان بتایا جس کو کہ نٹون کی خانہ بدوش قوم لے بھاگی تھی۔ رنگیلے مزاجون کی عقل بھی اس لڑکے کی عجیب و غریب قابلیت سے دنگ ہے۔

(دار السلطنت)

قصیدہ در مدح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مولوی مبارک علی صاحب)

ہوا مداح ہون جب سے غلام میرزا ہو کر
قلم میرا اٹھا نخل گلستان ثنا ہو کر

نگاہ لطف جانان سے ہوئی ہے مشت خاک اپنی
ضیاء چشم مہرویان مثال توتیا ہو کر

اگرچہ کی رقیبون نے بہت کوشش بجھانے مین
مگر بھڑکی جگر کے سوز کی آتش سوا ہو کر

دل مضطر کو بے تابی نے ایسا پیس ڈالا ہے
کہ چشم یار کا سرمہ بنا وہ سرمہ سا ہو کر

حریم قادیان باغ جنان سے الغرض بڑھ کر ہے
ہوئے خواہان جو فردوس برین کے پارسا ہو کر

دکھایا قادیان مین جلوہ اس نور صداقت کا
اندھیرے کو مٹایا جس نے عالم کا دیا ہو کر

مثال آئنہ چمکا دل حق جوئے مشتاقان
ہوا جب سامنے اس روئے انور کے صفا ہو کر

کوئی گر مجھ سے پوچھے کون ہے ایسا مہ تابان
تو کہتا ہون محمدؐ ہے بہ شکل میرزا ہو کر

زمین ہے سجدۂ تعظیم مین اس مہر انور کے
فلک بھی سرنگون ہے سامنے اس کے دوتا ہو کر

خدا نے خود بنائی اس کی صورت اپنے ہاتھون سے
ملائک گر پڑے سجدہ مین مامور خدا ہو کر

مسیحا اک نظر فرما کہ بے تابی سے مرتے ہین
ترے دربار مین شاہا جو آئے ہین گدا ہو کر

ہر اک ظلمت کو ہے تو نے مٹایا اے خور تابان
دلون کی تہ مین جا بیٹھا ہے تو نور الہدیٰ ہو کر

ترے فہم و ذکا سے ہر گھڑی غنچے چٹکتے ہین
ترے انفاس گلشن مین پھرے باد صبا ہو کر

عرق ریزی جو کی تو نے شریعت کی حفاظت مین
ٹپکتا ہے ہر اک قطرہ ترا آب بقا ہو کر

لگی تھی ڈوبنے کشتی ہمارے دین برحق کی
تو آیا دین کی کشتی کی خاطر ناخدا ہو کر

ستایا تھا مرض نے کفر کے جن خستہ جانونکو
انہین صحت عنایت کی ترے دم نے شفا ہو کر

بہت سے مردے جی اٹھے ترے انفاس رحمت سے
بہت چھوٹے اسیران ہلاکت بھی رہا ہو کر

دبستان سے ترے تعلیم پاکر وہ جوان نکلے
کہ جن کے ہاتھ سے دشمن نہ چھوٹے مبتلا ہو کر

نہین جم سکتے عیسائی مقابل مین کبھی ان کے
اکھڑ جاتے ہین بیدی خواہ آئین آریا ہو کر

خدا کرتا ہے پورا تیری ہر خواہش کو ای مہدی
نکل کے دل سے جب آتی ہے منہ پر وہ دعا ہو کر

دعا نے تیری اے ہادی کیا گھائل ہے نیزونکو
کلیجے مین لگی ہر اک کے وہ تیر قضا ہو کر

مٹانے کے لئے انکو جو تیرے دشمن جان تھے
نہ آتا کیونکہ غیرت مین ترا حامی خدا ہو کر

بہت کچھ تو نے سمجھایا ازل کے بے نصیبونکو
شفیق جان فدا ہو کر۔ محب باوفا ہو کر

بلایا تو نے ہر اک کو مقابل مین صفائی سے
دکھانے کے لئے اپنی صداقت حق نما ہو کر

نہ آئے راستی سے پر کبھی تیرے مقابل وہ
اگر بھولے سے آئے بھی تو آئے فتنہ زا ہو کر

مٹائے غیرت حق نے سبھی اعدائے حق آخر
بلا ہو کر۔ وبا ہو کر۔ پلیگ اور زلزلہ ہو کر

زمین و آسمان مین پس رہی ہین تیری سب دشمن
فنا کرنے کو یہ پھرتے ہین ان پر آسیا ہو کر

(باقی آیندہ)

طاعون اور ہمارے نیم مُلّان

مندرجہ ذیل مضمون جناب مخدوم حکیم محمد اعظم

صاحب نے کچھ عرصہ ہوا کہ بھیجا تھا مگر افسوس ہے کہ کاغذات میں گم ہو جانے کے سبب جلدی شایع نہ ہوسکا چونکہ طاعون نے تاحال ملک کو نہیں چھوڑا اور مضمون کی ضرورت تاحال موجود ہے اسواسطے حکیم صاحب سے معافی مانگ کر اب چھاپا جاتا ہے۔ شاید کہ کوئی شخص اب بھی اس سے فائدہ اوٹھائے۔ ایڈیٹر

گو قدیم سے ہمارے ملک مین ایک ضرب المثل چلی آتی ہو۔ کہ نیم مُلّان خطرۂ ایمان۔ و نیم حکیم خطرۂ جان۔ مگر ہماری بدقسمتی اور شامت اعمال شنیعہ سے آجکل طاعون کا ہر ایک علاقہ مین زور شور جو ہوا تو وہ نیم مُلّان جو کہ پہلے محض خطرۂ ایمان ہوا کرتے تھے اب اونکو خطرۂ جان ہونیکا بھی اشتیاق پیدا ہوا اور ایمانی ملک تو پہلے ہی برباد کر چکے تھے اب اونکو بنی نوع کو ہلاک کرنیکی بدترین تدبیر سوجھی جو کہ دشمن سے دشمن اور بدخواہ سے بدخواہ کو بھی نہ سوجھی ہو وہ تدبیر زہر ہلاہل سے زیادہ خطرناک اور تیغ بُران سے زیادہ خونخوار ثابت ہوئی یعنی اونہون نے نہایت بزدلی کے ساتھ ایک ایسا فتویٰ جاری کیا کہ جس سے مسلمانون کو منع کیا گیا کہ خواہ کیسی ہی طاعون کی شدت ہو ہرگز ہرگز اپنے گندے اور متعفن اور تنگ و تاریک مکانات کو نہیں چھوڑنا چاہیئے اور خواہ کوئی طاعون زدہ مسکین بھی ہوجاوے تاہم اس مکان سے نکل کر جانا حرام ہے اور ایسے مکان کو جو شخص چھوڑتا تھا اسی کو شرعی مجرم سمجھا جاتا تھا اور اس کو مذہبی پیرایہ مین ایک ایسی سخت دھمکی دیجاتی تھی کہ جس سے اس کم تجربت آدمی کا دل دہل جاتا تھا اور اس کو ہولناک آواز مین کہا جاتا تھا کہ تمہارا جنازہ نہین پڑھا جاویگا تمہاری تجہیز و تکفین نہین کیجاویگی تمہاری لاش کُتّون کے آگے پھینک دیجاویگی یا ہندؤن کی طرح تمہاری لاش کو جلایا جاویگا اس بیچاری سیدھے سادھے مسلمان مگر نادان اپنے نیم مُلّانون کی شدید دھمکی سنکر خوف زدہ ہوگئے اور اپنی پیاری جان کو بھینٹ چڑھانے پر تیار ہو بیٹھے اور اس فتویٰ نے مسلمانونکو ایسا نقصان پہنچایا جیسا کہ ایک ظالم اور بے رحم بادشاہ اپنے مفتوح علاقہ مین قتل عام کا حکم دیدیوے اور خود تماشہ دیکھے گرچہ وہ مُلّان لوگ خود بھی اس مصیبت مین شامل تھے مگر اونہون نے اپنی نادانی اور جہالت سے نہ اپنی جان کی پرواہ کی اور نہ دیگر مسلمانونکی۔ اگرچہ مین یقیناً نہین کہہ سکتا کہ اونکے دلون مین کیا ارادہ تھا مگر مین شاید کے لفظ کیساتھ کہہ سکتا ہون کہ اون کا یہ خیال ہو کہ ہمارا نفصل پختہ ہوا ہے اور آمدنی کا ذریعہ نکل آیا ہے اوس سے نفع حاصل کرنا چاہیئے جس قدر مسلمان زیادہ مرین گے اوسیقدر ہمکو فایدہ زیادہ رہیگا یا یہ خیال ہو کہ عرصہ سے مسلمانون نے جہاد نہین کیا اور ہمنے مسلمانونکو مرتے نہین دیکھا اب ہم جہاد کا نظارہ دیکھ لیوین یا اونکو کسی مسلمانون کے خفیہ بدخواہ (شاید آریہ نے جو کہتے ہین کہ اس ملک سے مسلمانونکی بیخکنی کرنی چاہیئے) رشوت دیکر یہ فتویٰ دلایا ہو تاکہ مسلمانونکی آبادی اور مردم شماری کم ہو جاوے کیونکہ پچھلی دس سالہ مردم شماری کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانونکی آبادی بہت بڑھ گئی تھی اب یہ ایک ایسا حیلہ ہے کہ جس سے مسلمانون کی آبادی مین کمی ہوسکتی ہے اور مسلمانون کی تعداد تھوڑی ہوسکتی ہے پس ہمارا یہ خیال ہے جو کہ ہم کو اس طرف لیجاتا ہے کہ یہ امور ہین جنھون نے ہمارے مُلّانونکو اس فتوی کے دینے پر مجبور کیا ورنہ اسلام مین ایسے مہمل اور بیہودہ فتوون سے کیا تعلق۔ افسوس صد افسوس! ؎

دوستون سے ہمنے وہ صدمے اوٹھائے جان پر۔ جن سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا

مین اس امر کے اظہار سے نہین رک سکتا کہ ہمارے مُلّانونکا عام قاعدہ ہے کہ خواہ کوئی امر دنیاوی ہی کیون نہو خواہ مخواہ اسکو کھینچ تانکر مذہب کے رنگ مین لیجاتے ہین۔ خواہ اوسمین مذہب کا کوئی تعلق ہی نہو اور مذہب کی آڑ مین شکار کھیلتے ہین اور مسلمانونکو ضرور ضرر اور نقصان پہنچاتے ہین اور نادان مسلمان ضرور اون کے پھندے اور جال مین اگر پھنس ہی جاتے ہین اور ہر قسم کا نقصان مالی ہو یا ایمانی جسمانی ہو یا جانی طوعاً و کرہاً گوارا کرہی لیتے ہین اور ایسے دیوانے مُلّان دام تزویر پھیلا کر ہمیشہ کامیاب بھی ہوتے رہتے ہین اور آخرکار بدبخت مسلمان خمیازہ اوٹھاتے ہین۔ ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم — کہ ہر چہ کرد با من آشنا کرد

یہ امر عقل نقل مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ جو لوگ گندے اور غلیظ اور تنگ و تاریک یا طاعون زدہ مکانات مین رہائش کرتے ہین یا زیادہ محتاط نہین ہوتے اون پر وبا کا اثر عموماً زیادہ ہوا کرتا ہے اور یہ نادان مُلّان ان باتون کو سمجھ سکتے ہی نہین اور نہ سمجھنا چاہتے ہین صمٌ بکمٌ عمیٌ فہم لا یرجعون۔ اگرچہ یہ دردناک داستان بہت طویل ہے مگر مین مشتے نمونہ از خروارے بتاتا ہون کہ اون کے فتوے نے ہم کو کیا ضرر اور نقصان پہونچایا ہماری بداعمالیون کی وجہ سے طاعون تو آہی چکا تھا مگر ہمارے بزرگوار مُلّانون نے طاعون کا اچھی طرح خیر مقدم کیا اور مزاج پرسی کی اور خوش آمدید کہا اور یونہی جو اونہون نے طاعون کی ہمدردی اور تائید مین فتوی جاری کئے تو طاعون کو اور کیا چاہیئے تھا صرف اجازت کی دیر تھی مگر ہمارے نہایت ہی مہربان مولی کریم رحمن رحیم نے اپنی عنایت سے اول اول چوہون کے فرار ہونے اور ان کے مرنے سے طاعون کا نوٹس بھیجدیا اور آگاہ کردیا تاکہ عاجز انسان استغفار اور توبہ سے اپنے دلون کو پاک اور صاف کرلین اور اس طاعون زدہ مقامات کو چھوڑدیوین مگر مُلّانون نے اونکو کچھ بھی کرنے نہ دیا نہ سچی توبہ و استغفار کی رغبت دی اور نہ حفظ ما تقدم کے طریق پر مکانات ترک کرنیکی ہدایت کی مگر مجھ کو اس جگہ کیقدر خوشی سے کہنا پڑتا ہے کہ اہل ہنود نے اس نوٹس سے فائدہ حاصل کرلیا اور اپنی دانش کو استعمال مین لائے کیونکہ وہ لوگ خوف زدہ مقامات کو چھوڑ کر باہر میدانون مین صاف اور ستھری ہوا مین رہنے لگے۔ اگرچہ بعض جگہ قلیل اقل کیس بھی واقع ہوئے ہین مگر اکثر مواقع پر سنا گیا ہے کہ کوئی جان ضائع نہین ہوئی اور ہمارے نیم مُلّانون نے تو مسلمانون کو ایک ایسی گھٹی دی کہ وہ خواب خرگوش مین سو گئے اور اس خواب نے اونکو ایسا کاہل اور غافل اور لاپرواہ بنادیا کہ گویا ان کے نزدیک طاعون کوئی قہری نشان یا مرض ہی نہین جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کے قہری نشانات آتے رہے اور طاعونی نوٹس پہنچتے رہے اور بار بار تنبیہ کردیا گیا کہ کچھ کرلو اب وقت ہے مگر افسوس صد افسوس کہ مسلمان ہر قسم کی تدبیر سے غافل رہے اور ایمان اور عقل خداداد کو محض توکل اور بیکار سمجھ کر بالائے طاق رکھدیا اور دونون کو خیرباد کہدیا نہ روحانی تدبیر سوجھی نہ عقل کو ہی استعمال مین لائے کسی کا سچا قول ہے۔ ؎ برین عقل و دانش بباید گریست۔ پس طاعون نے حملہ اور دھاوا شروع کردیا اور بعض گاؤن کو تو ویران اور تباہ کردیا اور بعض خاندان بالکل منعدم ہوگئے اور بعض کنبے جو کہ عالیشان کہلاتے تھے بالکل نیست و نابود ہوگئے ہزارہا معصوم اور ناز پروردہ بچے یتیم ہوگئے اور اکثر لخت جگر اور راحت جان بچے اپنے والدین کو داغ مفارقت دیکر چل دیے اور ہزارہا عصمت مآب اور حیادار خواتین اپنے طالب و مطلوب شوہر سے بصد حسرت جدا ہوگئین اور ہزارہا جان سے پیارے شوہر اپنی قدردان بیویون کو دردمندی کی حالت مین چھوڑ کر چلے گئے ہزارہا ناکتخدا لڑکیان اپنے منسوب الیہ کو منتظر براہ چھوڑ کر اور وعدۂ قیامت کرکے جدا ہوگئین اور ہزارہا منسوب الیہ نوجوان اپنی منسوبہ کے حال پر کچھ بھی رحم نہ کرکے اور اس کی تمام امیدون پر پانی پھیر کر اس جہان کو الوداع کہہ گئے الحاصل مسلمانون کو صرف آدمیون کا نقصان نہین ہوا بلکہ اور بھی کئی قسم کا نقصان ہوا جو احاطۂ تحریر سے زاید ہے کیونکہ بہت سے مال مویشی بباعث عدم حفاظت کے چرائے گئے اور اکثر جگہ چہارم قیمت پر فروخت ہوئے اور بعض جگہ باندھے باندھے مر گئے اور فصول کھڑے کھڑے ضائع ہوگئے اور پرند چرند تلف کرگئے اور بعض جگہ فصول کو آندھیون نے برباد کردیا اور بعض مدفون خزینے بوجہ عدم اطلاع کے بیکار ہوگئے اور بعض جگہ وصیت کی مہلت نہ ملنے کے باعث مقدمہ بازی ہوگئی غرض کوئی نوع نقصان کا نہین جو مسلمانون کو نہ پہنچا ہو مگر یہ سب گناہ ہمارے مُلّانون کے سر پر ہے جو کہ ہمیشہ سے ہم کو ٹیڑھی تدبیر بتلاتے ہین اور راہ کج پر لیجاتے ہین اور راستی سے کچھ بھی سروکار نہین رکھتے اور صراط مستقیم کی طرف نہ خود جاتے ہین نہ کسی کو جانے دیتے ہین بلکہ جانے سے روک لیتے ہین واللہ اعلم ان کا دماغ مس ہوگیا ہے یا اونہون نے کوئی ایسا نشہ پیا ہے کہ وہ نشہ اترتا ہی نہین اب مین مذہبی اور طبی طریق پر بتاتا ہون کہ کیا کیا دلائل ہین کہ اگر مکانات خراب ہوجاوین تو انکو ترک کردینا ضروری ہے سنو الٰہی ارشاد ہے وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیکُم اِلَی التَّهْلُکَة اور سالوجزوا فهجر اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی وجہ نہین جس سے ثابت ہوجائے کہ وبائے زمانہ مین مکانات کو چھوڑنا کسی قسم کا گناہ ہے اور پھر ایک عقلی دلیل سے بھی یہی امر ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ چوہے کو عربی مین فار کہتے ہین عربی مین فار کے معنے مین بھاگ جانیوالا یعنی ایام وبائیہ مین چوہے مکانات متعفن اور گندے سے بھاگ جاتے ہین یہ عربی زبان کی فصاحت کا تقاضا ہے کہ اس سے ایک ایسا مکنون مسئلہ اور دقیق راز حل ہوگیا کہ جس سے ہر ایک ذی شعور فائدہ حاصل کرسکتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا رحم ہے۔ کہ انسان کو سمجھاتے اور آگاہ کرنے کیواسطے

غزل

نہ کچھ قوت رہی ہے جسم و جان مین
ہے تیاری سفر کی کاروان میں
نہین بجتی نظر آتی مری جان
مزا جو یار پر مرنے مین ہے وہ
ہر اک عارف کے دل پر ہے وہ ظاہر
خدایا درد دل سے ہے یہ خواہش
نظر مین کاملون کے ہے وہ کامل
یہی جی ہے کہ پہونچے یار کے پاس
جو سنتا ہے پکڑ لیتا ہے دل کو
صدائے دوست لائی خوش خبر کیا
کرین کیون کر نہ تیرا شکر یا رب
ہر اک رنج و بلا سے ہم ہین محفوظ
ہر اک جا نور سے تیرے منور
کہان ہے لالہ و گل مین وہ ظاہر
ہے اک مخلوق رب ذو المنن کی
خدا کا رحم ہونے کو ہے محمود

نہ باقی ہے اثر میری زبان مین
مرا دل ہے ابھی خواب گران مین
پھنسا ہون اس طرح قید گران میں
نہین لذت حیات جاودان میں
خدا مخفی نہین ہے آسمان میں
مرا تو ساتھ دے دونون جہان میں
اُترتا ہے جو پورا امتحان مین
ہے مرغ دل تڑپتا آشیان مین
تڑپ ایسی ہے میری داستان مین
کہ پھر جان آگئی اک نیم جان مین
کہ تو نے لے لیا ہم کو امان میں
مصیبت پڑ رہی ہے گو جہان میں
ترا ہی جلوہ ہے کون و مکان مین
جو خوبی ہے مرے اُردستان مین
بھلا طاقت ہی کیا ہے آسمان مین
تغیر ہو رہا ہے آسمان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجۃ الاسلام

کرو شکر خدا ہر بار لوگو
تھے جس کے منتظر تم مدتون کو
بڑا ہی عشق تھا مہدی کا تم کو
امام الوقت کے جتنے نشان تھے
خدا کا فضل ہے اب قادیان پر
بہشتی مقبرہ گر ہے تو یان ہے
نظر ہے دور سے آتا چمکتا
اگر خلد برین ہے تو یہیں ہے
نشانہائے صداقت اس کی شاہد
کسوف مہر دن کو ماہ شب کو
کہین ہے زلزلہ چو لنکانے والا
کہین آتش فشانی کی ہے سوزش
کہین ہیضہ نے ڈالی ہے تباہی

کہ دین کا آگیا غمخوار لوگو
وہ آیا آج حق کا یار لوگو
تو اب کرتے ہو کیون انکار لوگو
خدا نے کر دئے اظہار لوگو
کہ یان مہدی کا ہے گلزار لوگو
مریدون کے لئے تیار لوگو
مسیحا کا یہاں مینار لوگو
خدا کا ہے یہین دیدار لوگو
کرو توبہ بنو ہوشیار لوگو
کہین ہے گور دُمدار لوگو
کہین طاعون کی بھر مار لوگو
بہت ملک اس سے ہے فی النار لوگو
نکالی اپنی جب تلوار لوگو

کہان آتھم کہان ہے سومراج اب
مخالف ہو مسیحا کا وہ بیدین
محمد مصطفےٰ کو گالیان دیں
محمد مصطفےٰ کی تیغ بُرّان
لگایا تھا جنھون نے فتوے کفر
کیا جس نے تھا اس پر جھوٹ دعویٰ
بھی جس نے دی شہادت جھوٹ اسپر
ہوا دنیا مین رسوا اور سمجھا
تمہین تو ان ملانون جاہلون نے
خدا کیواسطے ٹل جاؤ ضد سے
کرو گے کیا جواب اس حق کو آگے
خدا کے برگزیدون سے عداوت
اگر ہے عشق تم کو مصطفےٰ کا
اگر ہے شوق دیدار محمد
یہی ہے قادیان جسمین نبی کا
یہی مہدی اسی کا نام مشہور
کلام پاک مہدی کا ہے گر شوق
خدا کے دشمنون کے باندھو کر

مرا ڈوئی بھی ہو مردار لوگو
ہوا پھر بحث پر تیار لوگو
پڑی ان گالیون کی مار لوگو
ہوئی اس کے جگر کے پار لوگو
ہوئے فی النار آخر کار لوگو
ہوا وہ بھی ذلیل و خوار لوگو
خدا اس سے ہوا بیزار لوگو
عدالت نے اسے مکار لوگو
ڈبویا سب کو ہے یکبار لوگو
کرو خوف خدا اکبار لوگو
تمہین پوچھیگا جب قہار لوگو
یہی ہے سیرت کفار لوگو
تو یہ بھی ہے اسی کا یار لوگو
تو یان آکر کرو دیدار لوگو
پیارا یار ہے دلدار لوگو
غلام احمد مختار لوگو
تو دیکھو بدر کا اخبار لوگو
یہی آیا ہے تھا نیدار لوگو

مسیحا نے ہزاروں عاصیوں کو
کیا مسعود برخوردار لوگو!

خاکسار مسعود از جمون مدرس ہائی سکول جمون

ایک یونانی سنگی لوح

جامع مسجد دمشق جو خاندان بنی امیہ کے خلیفہ ولید بن عبد الملک کے عہد کی یادگار اور جس کا دنیا کے عجائبات مین شمار ہے اس کی بناء کے وقت بنیاد کھودتے ہوئے زمین کے نیچے سے ایک پتھر کی تختی یونانی زبان مین کھدی ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام کیوقت کی نکلی تھی جس کا ترجمہ ذیل مین درج ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے بنی آدم اگر تجھ کو اپنی چند روزہ عمر کامل معلوم ہو جاتا۔ تو تو اتنی لمبی امیدون کو چھوڑ دیتا۔ مرغوبات اور لذائذ گم کر دیتا تدابیر سے دست کش ہو جاتا۔ جب تیرا پاؤن پھسلیگا یعنی موت آئے گی۔ تو تیرے اہل تجھ کو چھوڑ دین گے۔ تیرے دوست تجھ سے پھر جائین گے۔ تیرے شناسا تجھ سے کنارہ کش ہو جائین گے۔ تیرے اقربا تجھ کو رخصت کر دین گے۔ اس وقت کیونکر تو قدم جما سکے گا۔ پھر تو ایسی حالت مین پہونچ جائیگا۔ کہ لوگ تجھ کو پکارین گے اور تو جواب نہ دے سکیگا نہ اپنے اعمال مین کچھ بیشی کر سکے گا پس موت سے قبل زندگی غنیمت جان اور اس سے پہلے کہ تجھ سے مواخذہ کیا جاوے اور کسی کار خیر کرنے پر تجھ کو قدرت نہ رہے۔ اپنی قوتون سے کام لے۔

(تفریح)

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

میاں اللہ دتا صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن ہانگٹ اوچی حافظ آباد
متا ولد نتھو " " "
اللہ دتا ولد مہندا " " "
بارہ ولد بوٹا ساکن ٹھٹھ کھرل حافظ آباد
جیوا ولد جلال ساکن اجنیانوالہ - خانقاہ ڈوگراں
نز محمد ولد امام الدین صاحب ساکن پیرکوٹ حافظ آباد
میاں عبدالرحیم ولد میاں خدا بخش - منڈیراں ضلع ہوشیارپور
دسوں شاہ ولد سید محمد علی شاہ - تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
رستم علی ولد غلام محمد صاحب کھوکھر - ننکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں محمد اکبر صاحب - داتہ - مانسہرہ - ہزارہ
میاں رحمت اللہ خان صاحب - کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور
میاں محمد مہدی صاحب " " "
میاں عبدالمجید خان صاحب " " "
مساۃ حکومت بی بی " " "
ملک عبداللہ صاحب پہلوان سوداگر چھرہ ریاست
محمد شریف سبارک - سٹیشن ریلوے مردان

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ میں
ایک خاص رعایت

جناب سید عبدالحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہیں۔ عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کی لغات کی یہ کتاب لکھی ہے۔ ہر صفحہ میں دو کالم ہیں ایک میں عربی اور ایک میں اردو ہے اس واسطے ہر ایک اردو خوان بہ آسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابیں عرب صاحب کو حق تصنیف میں ملی ہیں۔ ان کی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں ان کے واسطے عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ/ میں ملتی ہے۔ گویا مفت ہے۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔ جلد طلب کرنی چاہیئے۔

حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۱۲/ کل عہ/
ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہیں

ناظم بدر ایجنسی

رسید زر

تاریخ	نمبر و نام	رقم
۲۲ اگست ۱۹۰۷ء	۱۷۰۱ - حکیم عبداللہ بیگ صاحب	ے/
۲۳ " "	۱۷۷۱ - غلام حسین صاحب	عه/
۲۳ " "	۱۷۷۲ - شیخ محمد بخش صاحب	عه/
۲۳ " "	۱۷۷۳ - جمال الدین صاحب	عه/
۲۴ " "	۱۷۷۴ - باقر شاہ صاحب	عه/
۲۴ " "	۱۷۷۵ - محمد ابراہیم صاحب	عه/
۲۴ " "	۱۷۷۶ - عزیز الدین صاحب	عه/
۲۴ " "	۱۷۷۷ - میاں محمد حیات صاحب	عه/
۲۴ " "	۱۰۸۱ - اللہ دیا صاحب	ع/
۲۵ " "	۵۳۵ - ماسٹر وہادیخان صاحب	ے/
۲۵ " "	۱۷۷۸ - منشی خیر الدین صاحب	عه/
۲۵ " "	۱۰۷۹ - عبدالعزیز صاحب	ے/
۲۶ " "	۱۷۷۹ - معہ دلیس راج صاحب	عه/
۲۶ " "	۱۷۸۰ - منشی جلال الدین صاحب	عه/
۲۶ " "	۱۷۸۱ - تاج شاہ صاحب	ے/
۲۶ " "	۱۷۸۲ - محمد بخش صاحب	عه/
۲۶ " "	۹۴۷ - بابو وزیر خان صاحب	ے/
۲۶ " "	۱۷۸۳ - خورشید عالم صاحب	عه/
۲۶ " "	۱۷۸۴ - میاں اللہ دتا صاحب	عه/
۲۶ " "	۱۷۸۵ - بابو غلام رسول صاحب	عه/
۲۷ " "	۱۰۶۵ - الٰہی بخش صاحب	ے/
۲۷ " "	۱۷۸۷ - نظام الدین صاحب	عه/
۲۸ " "	۱۷۸۸ - شیخ ناظر صاحب	عه/
۲۹ " "	۷۳۲ - منشی شوق محمد صاحب	ے/
۳۰ " "	۱۵۸۶ - مولوی محمد حسین صاحب	ے/
۳۰ " "	۱۶۷۶ - غلام محی الدین صاحب	عه/
۳۰ " "	۱۷۸۹ - غلام صفدر صاحب	عه/
۳۰ " "	۱۷۹۰ - عبدالغنی صاحب	عه/
۳۰ " "	۱۷۳۶ - محمد دین صاحب	ع/
۳۰ " "	۱۷۷۴ - باقر شاہ صاحب	عه/
۳۱ " "	۷۱۸ - منشی عبداللہ صاحب	ے/
۳۱ " "	۷۴۳ - خیر الدین صاحب	عه/۱۲
۳۱ " "	۱۱۸۰ - عبداللطیف صاحب	سے
۳۱ " "	۷۴۶ - میاں بوٹیخان صاحب	عه/
۳۱ " "	۱۷۹۱ - چوہدری غلام حسین صاحب	عه/

ضرورت نکاح

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آ گئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ - جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط - لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔
راقم ن - و - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرماو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے - اور قابل دید ہے قیمت ۸/

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں - قیمت ۲/

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت - دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے - غلامی ۳/ - عصمت انبیاء ۲/
کامن احمدی - الٰہ داد والے - قیمت ۱/

کچھ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا